نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عیعہ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی | قیمت سالیانہ مع محصول ۲

نمبر ۲۶ جلد ۴ | لودیانہ ۲۹ جون ۱۸۷۶ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

غزل

جلوہ ہی تیرے نور کا کون و مکان میں — رونق ہی تیرے نام سے دونوں جہان میں

تعریف تیری کر سکے کسکی ہی یہہ مجال — ہستی نہیں ہی تیرا زمین و زمان میں۔

تیری ہی ذات پاک نے ہمکو بچالیا — دوزخ سے۔ اور گھر سے دونوں جہان میں

کیا رحم ہی کہ صلیب پہ قاتل کے کھینچے جب — مانگی دعا یہ باپ سے قاتل کی شان میں

ای میرے باپ رحم کر اس قوم پر تو اب — ایمان۔ وخلق انکو عطا کر تو آن میں

نادان ہیں یہہ مجکو سمجھتے نہیں ذرا — اوہام فاسدہ میں بس انکے دھیان میں

رونیکی جا ہی دوستو۔ دنیا کا ہی مکان — کیسا شفیع قتل ہوا اس جہان میں

پانیکے بدلے سرکے میں سٹ ڈال کردیا — ظلم تھا۔ یہ جور مسیحا کی شان میں

جسنے ہمیں بچ۔ و غم نے اُس سے مدد۔ — تو بھی فدا ہو دل سے عیسیٰ پہ جہان میں

نور افشاں

ہم سابق اخبار میں لکھ چکے ہیں کہ چٹھیات و اخبارات و کتب وغیرہ جو ہندوستان سے انگلستان میں بسیل ڈاک روانہ ہونگی انپر یکم جولائی ۱۸۷۶ء سے محصول کی تخفیف کی جاویگی چنانچہ فی الحال کونسل میں بعد بحث مباحثہ کے یہہ بات منظور ہوگئی ہی کہ جو چٹھیات براہ برنڈیسی بھیجاویں انپر بجائے ۸ کے ۶ اور جو براہ سوت امٹن جاوے بجائے ۶ کے ۵ محصول لگایا جاوے۔ اخبارات پر براہ اول ۲ اور براہ دوم ۱ اور کتب کا محصول فی پانچ تولہ بجائے ۴ کے ۱ رکھا گیا ہی ✣

یہہ عملدرامد یکم جولائی یعنے پرسوں سے شروع ہوگا۔ اور جو محصول خطوط وغیرہ مذکور ہو چکا ہی یہہ انگلستان ہی تک نہیں بلکہ امریکہ کے خطوط پر بھی یہہ محصول لگایا جاویگا ✣

ہم اپنی سرکار گورنمنٹ انگلشیہ کی کیا کیا عنایاتیں یاد کریں سچ ہی کہ جو گورنمنٹ منصف مزاج اور رعایا کی اسودگی کی

بہتری چاہا کرتی ہو اُسکا ملک ہمیشہ سرسبز اور رونق نظر رہا کرتا ہو +

—— ترکستان کے جو حالات اِس ہفتہ میں معلوم ہوئے اُنسے ظاہر ہوتا ہو کہ معاملات سلطنت پیچیدہ اور تذبذب کی حالت میں ہیں کیونکہ تاہنوز باغیوں نے اطاعت قبول نہیں کی اور نہ اُنہوں نے کسی قسم کی التجا سلطان مراد افندی سے کی ہو بلکہ ایک اور حادثہ جو سلطنت روم کو نہایت ضرر رساں ہو ۱۶ جون کی رات کو وقوع میں آیا یعنے جبکہ وزیر اعظم مدحت پاشا کی کونسل میں وزرا جمع تھے ایک افسر ملازم جو حال میں موقوف ہوا تھا کونسل میں داخل ہوا یہہ شخص پستول لئے ہوا تھا آتے ہی اُس نے حسن پاشا وزیر امورات جنگ اور رشید پاشا وزیر امورات ریاست غیر کو جان سے مار ڈالا اور قیصری وزیر امورات بحری کو سخت زخمی کیا علاوہ اُن لوگوں کے اُس نے وزیر اعظم کے ایک مصاحب اور ایک نوکر کو ہلاک کیا اگرچہ قاتل گرفتار ہوکر پھانسی دیا گیا ہو مگر اُس نے یہہ ایسا کام کیا کہ جس سے امورات سلطنت میں تہلکہ ڈال دیا +

اب روم کے مدبران فرقہ اہل صوفت نے یہہ درخواست دی ہو کہ خزانہ عامرہ سے پانچ کروڑ روپیہ علیحدہ کیا جاوے جمیں سے ایک کروڑ مالی و ملکی کاموں میں لگایا جاوے اور سرشتہ تعلیم ترقی دیجاوے۔ اور ایک یورپین اِس سلطنت کا خزانچی مقرر ہو +

اور یہہ بھی سُننے میں آیا ہو کہ اُسی فرقہ نے یہہ بھی خواہش کی ہو کہ بجائے شیخ الاسلام حال کے کوئی اور دانا اور تجربہ کار آدمی مقرر کیا جاوے کیونکہ شیخ الاسلام کے سبب دو ہفتہ گذر چکے ہیں ایک بڑا بھاری غدر قسطنطنیہ میں برپا ہو گیا تھا یعنے جس قدر طالب علم مساجدوں میں مذہبی تعلیم پاتے ہیں تحت شیخ الاسلام کی ترغیب سے ہتھیار خریدئے تھے اور یہہ ارادہ کیا تھا کہ قوم نصارا پر ایک دفعہ حملہ کیا جاوے فرقہ صوفت نے پولیس کی مدد سے اُس ارادہ کو وقوع میں نہ آنے دیا۔ بعد یہہ کہا کہ ہم قوم نصارا کے ساتھ برادرانہ برتاؤ رکھنا چاہتے ہیں اور شیخ الاسلام کو موقوف کیا جاوے +

غرض اِس مختصر کیفیت سے صاف عیاں ہو کہ سلطنت روم میں ایک دوسرا انقلاب ہونیوالا ہو اور جب یہہ ہوا تو سلطنت کا قایم رہنا مشکل ہو +

بہت علمار مسیحی از روئے تعلیم انجیل کے گمان کرتے ہیں کہ اُن امورات سے مسیح کی دوسری آمد کا نزدیک ہونا ظاہر ہوتا ہو یقیناً اگر وہ جلد آوے تو دنیا کے بادشاہوں کا منصوبہ و مشورہ کرنا جلد اختتام کو پہونچیگا کاش کہ وہ سلامتی کی بادشاہت زمین پر جلد قائم کیجاوے +

—— لندن مشن کی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ دکھن میں انگے ۲۰ پادری یورپین اور ۱۳ پادری ہندوستانی اور ۵۰۰ واعظ میں علاوہ اسکے مدارس کے بہت سے اُستاد اِس مشن سے تعلق رکھتے ہیں۔ کلیسیاؤں میں ۶۹۹۴ عیسائی و ۱۱۰۰۰ متلاشی موجود ہیں سال گذشتہ میں ۱۵۲ آدمیوں نے اصطباغ پایا +

—— صاحب اخبار ونیس لکھنو احاطہ بنگال کی فوج کی کیفیت حسب تفصیل ذیل لکھتے ہیں۔ ہندوستانی ۲۳۳۰۰ جن میں سے ۵۰۰۰ برہمن وراجپوت ۴۲۰۰ مسلمان ۱۹۰۰ جٹ اور ۵۰۰۰ مختلف ذاتوں کے آدمی ہیں +

پنجابی ۱۹۷۰۰ جن میں ۷۰۰ سکھ ۵۹۰۰ مسلمان ۳۰۰ مذہبی سکھ ۸۰۰ ہندو۔ افغان وغیرہ ۴۷۰۰ جن میں ۳۳۰۰ پٹھان ۴۰۰ ۱۴ سرحدی فرقہ +

پہاڑی ۱۰۰۹ جن میں ۵۱۰۰ گورکھہ ۳۱۰۰ ڈوگرے ۹۰۰ دیگر قوم کل بنگالی فوج میں ۳۰۶ ہندوستانی عیسائی ہیں بمبی کی فوج میں ۳۱۰ اور مدراس احاطہ کی فوج میں ۱۹۶۰۔ مدراس اور بمبی کی فوج ۵۰۰ ۱۵ میں مسلمان ہیں برہمن وراجپوت ۶۹۰۰۔۳ مرہٹے ۸۰۰۰ تلنگو وجنٹو ۱۰۰۰ تامل ۱۰۰ ۳ یہودی ۵۰۰ علاوہ ان کئی ایک اور فرقوں کے آدمی بھی ہیں +

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا

وزیر علی اور بختیار کا انبالہ میں پہنچنا

ہندوستان میں سرا بھی ایک عجیب جگہہ ہوتی ہو مسافر ابھی اُسمیں داخل ہونے بھی نہیں پاتا کہ آگے سے ہی بھٹیاریوں کی پکار شروع ہوجاتی ہو اور قیافہ انکا بھی غضب کا ہوتا ہو مسافر خواہ کسی صورت میں کیوں نہ ہو ایسے تاڑ جاتی ہیں کہ بایدوشاید۔ کوئی سامھنے بلاتی ہو اور کوئی پیچھے سے پکارتی ہو کوئی دایاں روکتی ہو اور کوئی بایاں چنانچہ جب بختیار اور وزیر علی سرا میں داخل ہوئے تو چاروں طرف سے انکو بھی ایسی ہی پکار پڑنے لگی کوئی کہتی میاں ایدھر آؤ ستھرا مکان آج کا لیپا ہوا موجود ہو اور ٹھنڈا پانی رات کا دھرا ہوا پڑا ہو دوسری کہتی کہ لمبی لمبی چارپائیں دائیں کھنچی ہوئیں آپکے لایق میرے یہاں رکھی ہیں اور حقہ پانی کا بھی نہایت آرام ہو پورب سے آواز آتی ہو کہ پچھم طرف نہ جانا ورنہ سارا دن دھوپ میں جلنا پڑیگا اور پچھم سے آواز آتی کہ پورب میں نہ جانا اودھر سورج سامھنے ہو غرض ہمارے بیچارے مسافر ایک عجب کشمکش میں تھے نہ آگے بڑھتے اور نہ پیچھے ہٹتے نہ دائیں جھکتے اور نہ بائیں اب کسکی مانیں اور کسکو ہٹائیں اور جائیں تو کدھر جائیں آخر ایک قبول صورت صاف لباس پہنے ہوئے جوان عورت نے آکر وزیر علی کا دامن پکڑ لیا اور کھینچتی ہوئی یہہ کہکر اپنے مکان کیطرف لیگئی کہ جگہہ بہت اچھی صحن میں نیم کے پیڑ کا سایہ برتن بھانڈا سب صاف جنکے دیکھنے سے جی خوش ہو جاوے نئی نئی ہوئیں لمبی اور کشادہ چارپائیں موجود ہیں اور میری ساس دو تین خدمتگاری میں تیار ہیں دانتوں سے جو حکم کرو جھٹ حاضر ہو جائیگا غرض اِن لوگوں کو اپنے مکان میں لیجاکر بٹھایا اور

حقہ تازہ کرکے خوشبودار تنباکو ڈال انکے سامنے دھر دیا جب جبیع انکی ذرا درست ہوئی تو استادہ ہوکر بولی کہو تو دکان سے جس چیز کی ضرورت ہوئے آؤں اور کھانیکے لئے جو کچھ کہو تیار کردوں کھچڑی مزہ دار اور چنوں کی دال تو میرے یہاں بھی پک رہی ہے اگر اسی پر کفایت ہو تو بسم اللہ۔ وزیر علی نے کہا جب کھچڑی ہی تو پھر اور کیا چاہئے صرف ایک آنہ کا گھی دو پیسہ کا دہی اور ادھ پیسہ کا تنباکو لیتے آئے تیسرے پہر روپیہ توڑ کر آپکا اور دوکاندار دونوں کا حساب چکا دیا جائیگا غرض حقہ پیتے پیتے یہہ لوگ ذرا لیٹ گئے سفر کی کوفت تو کچھ تھی ہی اور مکان بھی ہوادار تھا اسواسطے سب کی آنکھ لگ گئی تھوڑے عرصہ بعد بھٹیاری کے جگانے سے جاگے نہا دھو کر خاصہ جو کچھ تیار ملا کھا پی حقہ پینے لگے اس اثنا میں بختیار بولا بھائی پنجاب کی بادشاہت گردی تو مشہور ہی ہے تھوڑے عرصہ میں کتنے بادشاہ مار مار کرتے آئے اور کتنے جام کی چلا یہاں سے روانہ ہوئے لیکن وہ سب ملک گیر تھے نہ کہ ملکدار کیونکہ جس شہریار نے اپنے مفتوحہ ملک میں بود و باش کرکے کوئی دن رعیت کی بھلائی اور بہتری نہ دیکھی انکی ضرور تونکو نہ جانچا انکی تکالیف کو رفع نہ کیا بلکہ لوٹ کھسوٹ مچاکے محض اپنے کام سے کام رکھا تو وہ شہریار نہیں بلکہ شہر مار ہے۔ ذوالقرنین سے پہلے بھی لوگ آئے اور پیچھے بھی مگر کسی نے قیام نہیں کیا مسلمانوں نے بھی کتنے حملے کئے اور اُتنی دفعہ ہی ملک کا تخس نخس نکال پیچھے کو چلتے ہوئے آخر مغلیہ خاندان نے پورا پورا قابو پاکر کچھ روز سکونت اختیار کی وزیر علی نے کہا مغلیہ عہد میں بھی کون آرام ہوگیا تھا تب بھی تو تغیر و تبدل برابر لگا ہی رہا۔ بختیار نے کہا صحیح ہے مگر وہ تبدیلیاں مذہبی تھیں نہ ملکی شیعہ سنی کا جھگڑا مدت سے چلا ہی آتا ہے چنانچہ بلخ کے سنی اور کاشمیر کے شیعہ مفسدہ میں آج تک ضرب المثل ہیں اکبری دور سے پہلے سنیوں کی جو بن آئی تو انہوں نے بیچارے ہندؤں کی

خوب گت بنائی گو پیچھے سے اکبر کی صلاح کلی اور خوش اعتقادی نے ملک میں آرام کر دیا تھا اور ہندوؤں نے اُس انصاف کے زمانہ میں مسلمانوں کے برابر عزتیں پائیں مگر مسلمانوں کو بالکل نہ بھائیں انکا غصہ دل ہی میں بھرنا تھا مگر اکبر کے آگے کچھ پیش نہیں جاتی تھی آخر اورنگ زیب کے عہد میں پورا پورا قابو پاکر انہوں نے بیچارے ہندؤں پر ایسے چلے دل کے پھپھولے پھوڑے کہ آج تک انکی موجودہ نسل کو بھی نہیں بھولے یہہ اسی زمانہ کی بیرحمی کے نتائج ہیں جنہوں نے ایک جدید مذہب کے نکلنے کو راستہ دیدیا جو سکھی کے نام سے مشہور ہے سو اگر مسلمان لوگ ہندؤنکو اسطرح دق نہ کرتے تو شاید گرو گوبند کو خالصہ کے ایجاد کا کبھی خیال نہ آتا اور نہ اسلامیہ سلطنت کو ہندوستان میں اسطرح کا ضعف نصیب ہوتا آپ جانتے ہیں کہ دکھنی حیدرآباد کیطرف اہل شیعہ کو ہمیشہ غلبہ رہا ہے مگر پھر بھی نواب ناظم کے رو سے سنی بنکر مرہٹوں کے ساتھ جابرانہ عناد رکھتا رہا اگر مذہبی ٹٹی کی آڑ میں ملک کو خدمت زیادہ نہ ستاتا تو کب ممکن تھا کہ مرہٹے اُسکے آگے سر اُٹھاتے اور سارے ملک میں تہلکہ مچاتے۔ روہیلکنڈ میں روہیلوں نے اپنے زور میں اگر ہندؤں کے بتخانے توڑے اور اُنکو ستانا شروع کر دیا تھا اور نتیجہ یہہ ہوا کہ ہنود نے اتفاق کرکے اُنکے پست کرنے میں کمر باندھ لی اور ملک میں بھاری فساد شروع کر دیا ایسا ہی بنگال کے بعض ضلع مرشدآباد وغیرہ مسلمانوں کے ماتحت رہے اور ہزارہا ہندؤں کو مجبور ہوکر مسلمان ہونا پڑا اب سنیوں میں سے ایک اور زبردست فریق بنام نہاد فرقہ موحد نکلکر پھیل رہا ہے جو باقیکے مسلمانوں کو مسلمانی سے برکنار اور دنیوی رسوم کے پابند مُجرم بدعتی کے نام سے پکار رہا ہے اور وہ اُسکو عداوت کی رو سے وہابی یا نجدی کہتے ہیں یہہ ایسی عداوت ہے کہ اپنے گھر کو آپ ہی تباہ کر رہی ہے غرض غور کرنے سے اس ملک کی بڑی بڑی تبدیلیاں اور عظیم واقعات اکثر مذہبی مخالفت سے ہی برپا ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں مگر ہرگز

طریق سلطنت مجھکو کچھ ایسا نظر آتا ہے کہ انکے دور میں کبھی تغیر و تبدل کے ہونیکا احتمال نہیں پایا جاتا کیونکہ اُن کے عہد میں سب لوگ مذہب کی طرف سے اطمینان کئے بیٹھے ہیں اپنی مرضی سے کوئی ہندو ہے کوئی مسلمان کوئی عیسائی ہووے اور کوئی سکھ انگریز کو اس سے کچھ غرض نہیں اور نہ اس ملک کے لوگوں کی عادت ہی ہے کہ گئی گذری بادشاہت پر پھر کبھی دانت جلادیں وہ اس ہوس کو بھولے سے بھی دماغ میں جگہ دیں بس جب انگریزوں نے یہہ ایک مضبوط قاعدہ باندھ لیا کہ مذہبی معاملہ میں کبھی دست اندازی کرنا ہی نہیں اور نہ کسی کی اعتقاد میں کسیطرح کی مزاحمت تو پھر ہمارے لوگوں کو کیا پڑی ہے کہ بیلکے کہے کہلائے یا سنے سنائے انگریز جیسے مہربان راست گو اور دیانتدار خاوند کے برخلاف سر اُٹھانیکا قصد کریں مجھے تو یہی یقین ہے کہ کبھی ایسا نہیں ہوگا اور اگر شاید بھول چوک کر کسی مفسد کے دل میں اس بدی کا خیال بھی گیا تم دیکھ لینا کہ دانا لوگ کبھی اس میں متفق نہیں ہونگے اور نہ کسیطرح کی امداد دینگے ÷ باقی آئندہ

جواب ناصر الاسلام

اخبار ناصر الاسلام کے پرچہ مطبوعہ ۱۱ مئی ۱۸۹۰ء میں نظر اس عبارت پر گذری کہ جہاد لوگوں کو مسلمان کرنے کیواسطے نہیں بلکہ ملک میں امن قایم کرنے کے واسطے ہے سبحان اللہ آج کل اہل اسلام اپنے مذہب کے فرایض سے شرمسار ہونے لگے ہیں کہ اس قسم کے بیان کرتے ہیں اور کیا یہہ کبھی عقل مانے گی کہ جہاد سے دنیا میں امن قایم ہو سکتا ہے یہہ عجیب قسم کا امن ہے جو کہ قتل اور خون سے قایم ہو البتہ ان بیچاروں مقتولوں کو جو تیغ بیدریغ سے قربانی ہوئے ہیں عالم بقا میں قاتلوں کے ہاتھ سے امن تو حاصل ہوگیا ہے جیسا کہ کتاب مقدس میں لکھا ہے کہ [illegible]
[illegible]

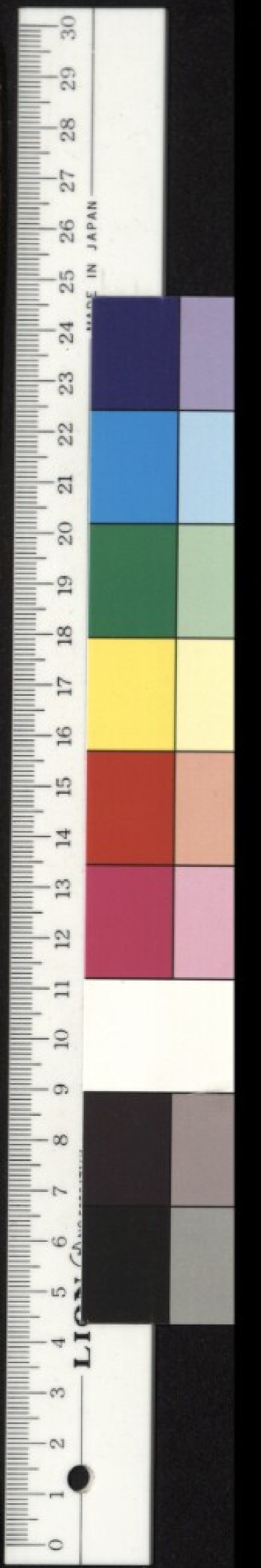
یعنے وہاں شر پر ستانے سے باز آنے اور تمکے مانے سے امن سے ہیں (ایوب ۳ باب ۱۷ آیت) اب ہم کہتے ہیں کہ جہاد ہرگز قرآن سے امن قایم کرنے کا ایک ذریعہ ثابت نہیں ہو سکتا بلکہ ایک وجہ اشاعت کرنے اسلام کی اور استیصال غیر ملتوں کا ہے چنانچہ قرآن اس عبارت سے مالامال ہے ہم کہاں تک اُنکی نقل کریں سورہ محمد میں ہے فاذا لقیتم الذین کفروا فضرب الرقاب حتی اذا اثخنتموھم - یعنے جب تم کافروں کے ساتھ بِس مارو اُنکی گردن میں جب تک چور نہ ہو جائیں سورہ انفعال میں لکھا ہے یا یھا النبی حرض المؤمنین علی القتال - اے نبی حرص دے مومنوں کو طرف قتل کرنے کی اور سورہ نسا میں فلیقاتل فی سبیل اللہ الذین یشترون الحیوۃ الدنیا بالاخرۃ ومن یقاتل فی سبیل اللہ فیقتل او یغلب فسوف نوتیہ اجراً عظیما یعنے بس چاہئے کہ قتل کریں خدا کی راہ میں وہ لوگ جو کہ زندگی دنیا کو بیچتے ہیں آخرت کے بدلے ہیں - اور جو کوئی خدا کی راہ میں قتل کرے بس خواہ وہ قتل کیا جاوے یا غالب آئے البتہ ہم اسکو بڑا ثواب دینگے اور پھر اسی سورہ میں - فقاتل فی سبیل اللہ لا تکلف الا نفسک وحرض المؤمنین عسی اللہ ان یکف باس الذین کفروا واللہ اشد باسا واشد تنکیلا یعنے خدا کے راہ قتل کر تکلیف نہیں دی جاتی مگر تجھکو اور رغبت دلا مومنوں کو نزدیک ہے اللہ اسکی کہ کافروں کی لڑائی بند کر دے اور اللہ بہت سخت ہے لڑائی میں اور بہت سخت ہے بند کرنے میں انہی آیتوں پر کفایت ہے اور ان سے یہہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ کافروں کا قتل کرنا ملک میں امن قایم کرنے کی وجہ ہے اور شرح وقایہ کی کتاب الجہاد میں لکھا ہے کہ جہاد یعنے کافروں سے دین کیواسطے لڑنا ابتدا میں فرض کفایہ ہے یعنے مسلمانوں کو چاہئے کہ شروع لڑائی کا خود کریں تو اگر وہ مسلمان ہونا مان لیں تو بہتر ہے اور اگر نہ مان لیں تو اُنسے جزیہ طلب کریں اور اگر جزیہ دینا بھی قبول نہ کریں تو اللہ تعالے سے مدد کی درخواست کر کے اُنسے لڑینگے ساتھ فلاخن کے اور کافروں کو جلائینگے اور ڈبو دینگے اور تیر مارینگے اور اُنکے درخت کاٹ ڈالیں گے اور اُنکی کھیتیاں اُجاڑ ڈالینگے +

یہہ عجیب وجہ ہے ملک میں امن قایم کرنے کی کہ قتل کر دینا اور جلا دینا اور ڈبو دینا اور درختوں کو کاٹ ڈالنا اور کھیتیاں اوجاڑ کر دینا البتہ اگر باشندگان ملک قتل کئے جاویں تو ضرور امن ہوگا جیسا کہ صحرا اور ریگستان میں ہوتا ہے - پھر یہہ جو لکھا ہے کہ مسلمانوں کو چاہئے کہ شروع لڑائی کا خود کریں صاف صاف آپکے قول کو باطل کرتا ہے کہ حاکم دانا اور رعیت پرور اُسوقت اپنے ملک میں امن قایم کرنے کیواسطے رعیت کے ساتھ لڑائی کریگا کہ جب وے باغی یا سرکش ہوں خواہ اُنپر لڑنا شروع نکریگا - پھر ہم سوال کرتے ہیں کہ اگر جہاد سے صرف یہہ مراد ہے کہ ملک میں امن قایم رکھنا تو خلیفہ عثمان نے کیوں غیر قوموں کے ساتھ جہاد کیا چنانچہ ملک سوریہ اور مصر کو اُسنے مغلوب کر لیا اُسکا یہہ منشا تھا کہ وہاں بھی امن قایم کرنا - تواریخوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ممالک مذکورہ میں اُنکے آنے سے پہلے امن تھا اور اُسنے وہاں قتل و خونریزی جاری کی +

دعا مانگنا

ہمیں کلام مقدس یعنے بیبل میں بار بار دعا مانگنے کا حکم ملا ہے - اور ہمارے خداوند مسیح نے خود اپنے شاگردوں کو کہا - کہ تو جب دعا مانگے - تو اپنی کوٹھری میں جا - اور دروازہ بند کر کے اپنے باپ پاس جو پوشیدگی میں ہے - دعا مانگ - اور تیرا باپ جو پوشیدگی میں ہے دیکھتا ہے ظاہر میں تجھے بدلا دیگا (انجیل متی ۶ باب - ۶ آیت) - جب کوئی شخص اپنے گناہوں کا مقر ہو کے خداوند مسیح پر ایمان لاتا اور اُسکے کلمہ میں شامل ہوتا ہے - تو اکثر اُسکا نہایت جوش اور بڑا شوق اسبات کا ہوتا ہے - کہ وہ اور لوگوں کو جو خداوند مسیح سے ناواقف ہیں انجیل یعنے نجات کی خوشخبری سناوے - لیکن اس بات کو ملحوظ رکھنا نہایت مناسب اور پر لازم ہے - کہ تہ دل سے دعا مانگنا اور اپنی کمزوریوں اور گناہوں کا خدا کے سامنے اقرار کرنا بدرجہ اول ضروری امر ہے - یہہ بات تسلیم کے قابل ہے - کہ بہت اشخاص ایسے ہوں گے - کہ جو اپنے گھر میں روز روز دعا مانگتے - اور جو گرجا گھر میں ہمیشہ عبادت کیوقت حاضر ہوتے ہیں - اور بعض جن کو کہ شروع زندگی یعنے ایام طفولیت ہی میں اس بات کی تعلیم ملی ہے - لیکن درحقیقت وے عبادت کی کیفیت اور دعا کی ہیئت سے بالکل واقف نہیں - وے صرف قول و گفتار سے ہی خدا کے نزدیک آتے پر فعل و رفتار میں اُس سے دور بھاگتے ہیں - ایسے لوگوں کے لئے ضرور ہے - کہ وہ اپنے اس خاص گناہ کا جو خدا کے حضور بمنزلہ بے پرواہی یا گستاخی کے ہے - اقرار کریں - اور اُسکی معافی مانگیں - پر اگر کوئی شخص صدق دل سے خداوند مسیح پر ایمان لا کے از سر نو پیدا ہوا ہے تو اُن تبدلات سے جو اُس میں واقع ہوئی ہیں - یہہ ایک بڑا تبدل ہے - کہ وہ ہمیشہ رو رو کے خدا کے حضور اپنے گناہوں کا اقرار کریگا - اور کسی حالت مصیبت اور خوشی میں دعا مانگنے سے باز نہیں رہے گا - گویا جس طرح کہ سانس کا لینا انسان اور جمیع حیوانات کے لئے باعث بقائے زندگی ہے ایسا ہی سچے دل سے دعا مانگنا زندہ دلی کی علامت ہے - مقدس پولوس کی بابت انجیل شریف میں ایک جگہہ یوں لکھا ہے - دیکھو وہ دعا مانگتا ہے - لوگ تو اُسکی آواز نہیں سنتے تھے - شاید اُس کو دیکھتے بھی نہیں تھے پر خدا اُسکی سنتا اور اُسکے حال کا نگران تھا - یہی پولوس نے بارہا اس سے آگے بھی نماز پڑھی ہوگی - اور شاید ہر روز بلا ناغہ دعا بھی مانگتا تھا - لیکن ایسی دعا جو وہ اس وقت مانگتا تھا - آگے اُسنے کبھی نہیں مانگی تھی +

اب یہہ بات قابل توجہ ہے کہ ہر ایک سچا مسیحی دعا مانگنے کو ہمیشہ بہت عزیز رکھتا ہے - گو اُسکو بباعث مصلحت وقت یا قلت فرصت یا کسی اور باعث سے بعض خاص فرائض کے ادا کرنے کا موقعہ



نہیں ملتا۔ مثلاً جو شخص کہ بسبب ناتوانی جسم بستر بیماری پر پڑا ہے۔ گنہگار لوگوں کو انجیل سنانیکی خوشی اور اس فرض کے ادا کرنیکی طاقت سے محروم ہے۔ پر یہہ ضرور نہیں کہ جس شخص نے انجیل کی خوشخبری اور لوگوں کو نہیں سنائی۔ وہ خدا کا مقبول درگاہ ہوہی نہیں سکتا۔ کیونکہ بہت بزرگ و برگزیدے ایماندار ایسے ہوئے ہیں۔ جنہوں نے انجیل کا ایک لفظ بھی دوسروں کو نہیں سنایا۔ اور پھر بھی خدا کے ساتھ اُسکی ابدی بادشاہت میں شریک ہیں۔ اس کا باعث یہی ہے۔ کہ گو ہر ایک سچا عیسائی نہایت خواہش کریگا۔ کہ اور لوگوں کو راہ نجات بتاوے۔ پر بعضوں کو موقعہ ملتا ہے۔ اور بعضوں کو نہیں بھی ملتا۔ لیکن یہہ ظاہر ہے۔ کہ اگر کوئی شخص دعا مانگنے میں کاہل ہے یا بے پروا۔ تو وہ خدا کی بادشاہت کے وارثوں میں سے کبھی نہیں ہوسکتا اسلئے کہ انسان کی زندگی میں کوئی ایسا موقعہ یا کوئی ایسی حالت نہیں ہے۔ جس میں کہ وہ دعا مانگنے سے معذور کیا جاسکتا ہے۔ تو اسیواسطے خدا کا سچا پرستار بننا اور دعا کا نہ مانگنا دو امور متضادہ ہیں۔ گویا مثال کے طور پر دعا مانگنے کو دروازہ بہشت کی کنجی کہنا بالکل بجا اور نہایت درست ہے۔ یہہ ضرور نہیں کہ دعا مانگنے کے لئے بڑا علم یا بڑی لیاقت درکار ہے۔ بلکہ صدق دل و خلوص ارادت۔ اور یہہ نہایت ممکن الوقوع ہے۔ کہ ایک شخص جو عالم بے نظیر اور فاضل بے بدل ہے۔ جو معاملات دنیا میں بھی نہایت ہوشیار اور مذہب کے مسئلوں اور بڑے بڑے دقیق عقدوں کے حل کرنے میں یگانہ ہے۔ خدا کے حضور نامقبول رہے اسلئے کہ وہ تہ دل و صدق ارادت سے دعا نہیں مانگتا۔ کیونکہ خدا اُن کلموں سے جو زبان سے نکلتے ہیں۔ خوش نہیں ہوتا۔ بلکہ اُس دل سے جو نہایت عاجزی اور خاکساری سے اپنی نالایقی کا مقر ہے ✝

پھر ایسا بھی دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ عیسائیوں میں بعض اشخاص ایسے ہیں۔ جو کلام مقدس کی روز بروز نہایت غور و ادب سے تلاوت کرتے۔ علم و دانائی میں ترقی کرتے۔ اور پاکیزگی میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اور بمقابلہ ان کے بعض ایسے ہیں جو دنیاوی علم و فضل میں ہوشیار بلکہ کلام مقدس کے باریک باریک مسئلوں اور عقدوں کو اچھی طرح سمجھتے۔ اور مخالفوں کے دلایل کے مغالطہ پکڑنے میں نہایت تیز ذہن ہیں۔ پر مذہب کی اصلی غرض یا علت غائی سے بے پروا ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ خداوند کی شناخت و محبت میں ترقی نہیں کرتے۔ بلکہ اُنکی حالت ہمیشہ یکساں رہتی ہے۔ اب جائے غور ہے۔ کہ حالانکہ یہی دونوں قسم کے اشخاص خداوند مسیح کے پیرو کہلاتے۔ دونوں عبادت کے لئے گرجے میں ہمیشہ حاضر ہوتے۔ اور دونوں ہی انجیل کی منادی غیر قوموں میں کرتے۔ پھر کیا باعث ہے۔ کہ ایک تو اُن میں سے خداوند کا سچا اور وفادار شاگرد ہے۔ اور دوسرے کو یہہ درجہ حاصل نہیں۔ تھوڑے سے تامل سے اس بات کی سچائی میں ذرا بھی شک نہیں رہے گا۔ کہ ایک تو اُن میں سے بڑی سرگرمی اور تہ دل سے اپنی کمزوریوں اور حاجتوں کا بیان خدا کے سامھنے کرتا۔ اور مدد و قوت کی درخواست کرتا یعنے روز بروز دعا مانگتا ہے۔ اور دوسرا اکثر اس سے بے پروا رہتا ہے۔ بلکہ ہمیشہ تساہل کرتا ہے۔ ایک تو خدا کو جانتا۔ اور اُسکے پاس آتا۔ دوسرا بھی اُسکو پہچانتا۔ پر دور دور سے دیکھتا ہے ✝

اب پیارے بھائی! یہہ کلیہ قاعدہ رکھو۔ کہ صبح کو نیند سے اُٹھنے کے پیچھے اور شام کو سونے سے پیشتر چند لمحوں کے لئے گھٹنے ٹیک کر خدا سے دعا مانگو۔ تب تم دیکھوگے۔ کہ سارا دن کیسے آرام سے گذرتا اور تمام رات کس نیند میں کٹتی ہے۔ دعا مانگنے وقت گھٹنے ٹیکنا نہایت مناسب امر ہے۔ جو اشخاص اس سے بے پروا ہوتے ہیں۔ وہ گویا خدا کے حضور میں بالکل بے خوف آتے۔ اور اُسکی تعظیم بجالانے میں تامل کرتے ہیں۔ اور حقیقت اگر بچشم تحقیق و بدیدہ تعمق دیکھا جاوے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ جب خطاکار انسان خدا کے حضور میں آوے۔ تو لازم ہے۔ کہ وہ نہ صرف زبان قال سے خدا کی تعظیم و تکریم اور اپنی کمزوریکا بیان کرے۔ بلکہ اُسکی زبان حال بھی اُسکے دلکی فروتنی کی ترجمان ہووے ✝

ہر ایک دن میں صرف دو دفعہ یعنے صبح و شام ہی کو دعا مانگنا کافی نہیں۔ کیونکہ جو شخص خداوند کا سچا بندہ ہے۔ وہ دن میں صرف دو دفعہ دعا مانگ کے مطمئین نہیں ہوسکتا۔ اسلئے کہ صبح سے شام تک اُسکو ایک بڑا دراز عرصہ معلوم ہوتا ہے۔ دیکھو حضرت داؤد کا مقولہ ہے۔ کہ صبح و شام و دوپہر کو میں دعا مانگونگا۔ اور اُنچی چلاؤنگا۔ اور وہ میری آواز سنے گا۔ پھر حضرت دانیل نبی کی بابت بیبل میں یوں لکھا۔ کہ وہ دن میں تین دفعہ گھٹنے ٹیک کے دعا مانگتا اور خداوند کی شکر گذاری و تعریف کرتا تھا۔

یہہ تو ظاہر ہے۔ کہ بعض ہر ایک شخص کو بسبب کثرت معاملات دنیاوی یا باعث امور دیگر دن بھر میں ایک دفعہ بھی ایسا موقعہ نہیں ملتا۔ کہ وہ بفراغ خاطر و تسلی دل دعا مانگیں۔ لیکن دنیا بھر میں کوئی بھی ایسا نہیں ہوگا۔ جس کو کہ دن میں دو تین یا پانچ منٹ کی فرصت بھی نہیں ہوتی۔ اسلئے ہر ایک کو جن کو کہ بہت کم فرصت ملتی ہے ✝ چاہئے۔ کہ وہ خواہ گھر میں ہوں۔ خواہ باہر صرف دو تین یا پانچ منٹ کے لئے ہی لوگوں سے علیحدہ ہو کے دعا مانگیں۔ تو اُس سے دلکی تسلی اور آرام ملتا ہے۔ کیونکہ یاد رہتا ہے۔ کہ خداوند تعالی ہماری پشت پناہ اور ہمارا مددگار ہے۔ اور وے لوگ جن کو بہت فرصت ملتی ہے۔ اگر وہ دعا مانگنے میں تساہل کریں۔ تو کسیطرح سے معذور نہیں ہوسکتے ✝

حاشیہ ✝ بزرگ لوتھر صاحب کا قول ہے کہ جب میرے پاس بہت ہی کام ہو اگر میں دن بھر میں تین گھنٹہ دعا میں مشغول نہ رہوں تو مجھ سے کام کا سرانجام نہیں ہوتا پس آدمی کو کیسا ہی کام ہو مگر دعا سے غافل نہ رہنا چاہئے۔ ایڈیٹر

منقولات

یوسف اور مسیح کی موافقت

یوسف اور مسیح میں بہت موافقت پائی جاتی ہے ✤

اول یوسف یعقوب کی پیاری بی بی راخیل کا پہلوٹھا بیٹا اور اسرائیل کا بڑا پیارا تھا جیسا کہ پیدائش ۳۷ باب ۳ میں مرقوم ہے کہ اسرائیل (یعنے یعقوب) یوسف کو اپنے سب لڑکوں سے زیادہ پیار کرتا تھا۔ سو خداوند عیسیٰ مسیح کو اور سبھوں سے زیادہ پیار کرتا ہے جیسا کہ لکھا ہے دیکھو بادل سے ایک آواز آئی کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں تم اُسکی سنو۔ اور پھر یہہ لکھا ہے کہ باپ بیٹے کو پیار کرتا ہے اور سب چیزیں اُسکے ہاتھہ میں دی ہیں ✤

دویم یہہ کہ یوسف کے سب بھائیوں نے اُسکو عزیز نہ رکھا بلکہ حسد سے اُسے بہت ستایا اور تکلیف دی و لعن طعن کیا۔ یہی حال مسیح کا ہوا جسکی بابت مرقوم ہے کہ وہ اپنوں پاس آیا اور اپنوں نے اُسے قبول نہ کیا ✤

جیسا یوسف کے بھائیوں نے اُسکو مارنے چاہا ویسا ہی مسیح کے ہم قوموں یعنے یہودیوں نے مسیح کے قتل میں بڑی کوشش کی ✤

سویم یوسف کے بھائیوں نے بیس روپیہ کو اُسے بیچ ڈالا تھا سو مسیح بھی تیس روپیہ کے بدلے غیروں کے ہاتھہ میں حوالے کیا گیا تھا ✤

چہارم یوسف اپنے بھائیوں کی بدسلوکی اور دشمنونکے مکر سے خدا کی قدرت سے بچا اور قید خانہ سے چھوٹا تھا۔ ویسا ہی مسیح اپنے سارے دشمنوں پر غالب آکے مرکے جی اُٹھا اور قبر کے قید خانہ سے نکلا ✤

پنجم خدا نے یوسف کے وسیلہ سے مصر وغیرہ کے فیحط زدونکے لئے روٹی تیار کی تھی نہیں تو وے بھوکھوں کے مارے مرجاتے اُسیطرح عیسیٰ مسیح نے ہماری بھوکھی جانوں کے لئے ہمیشہ کی زندگیکی روٹی تیار کی ✤

ششم یوسف نے اپنے بھائیوں کے قصور معاف کر کے اُنہیں سیری اور آسودگی دی۔ اسیطرح مسیح نے اپنے دشمنوں و قاتلوں کو معاف کر کے اُنکے لئے دعا کی ✤

ہفتم یوسف نے اپنے بھائیوں اور رشتہ داروں کے لئے چین و خوشی سے رہنے کو سرسبز اور میوہ دار زمین میں جگہہ تیار کی تھی۔ سو مسیح نے بھی اپنے لوگوں کے لئے آسمان کی بادشاہت میں جلال و خوشی کی جگہہ تیار کی ہے ✤

ہاں یوسف نے صرف مصر کے لوگوں پر سلطنت و حکومت کی تھی پر عیسیٰ مسیح کے ہاتھہ میں زمین و آسمان کا سارا اختیار دیا گیا ✤

ہشتم جیسا یوسف کے دشمنوں نے اُسکے ستانے کو اپنے غلبہ کا سبب سمجھا تھا پر خدا نے اُنکی ایذا دہی کو اُسکی سرفرازی کا باعث ٹھہرایا تھا۔ اسیطرح سے عیسیٰ مسیح نے اُس خوشی کے لئے جو اُسکے سامھنے تھی شرمندگی کو ناچیز جان کے صلیب کو سہا اور خدا کے تخت کے دہنے جا بیٹھا ✤

حاصل کلام یہہ ہے کہ ہم جو عیسیٰ مسیح کے شاگرد ہیں چاہئے کہ یوسف اور عیسیٰ کے موافق دکھہ و تکلیف اُٹھائیں۔ تم اُسپر غور کرو کہ جسنے گنہگاروں کی اتنی بڑی مخالفت برداشت کی تا نہ ہو کہ تم پریشان خاطر ہو کے سست ہو جاؤ۔ یوسف نے اپنے رشتہ داروں اور لوگوں کو فانی نعمتیں و برکتیں اور روٹیاں دی تھیں جو صرف بدن کی پرورش کر سکتی ہیں پر عیسیٰ مسیح اپنے لوگوں کو روح کی خوراک یعنے ہمیشہ کی زندگیکی روٹی دیتا ہے وہ کیسے خوش و مبارک ہیں جو یوسف کی مانند خدا کے لئے دکھہ اُٹھاتے ہیں۔ مبارک وے جو راستبازی کے سبب ستائے جاتے ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہت اُنہیں کی ہے۔ مبارک ہو تم جب میرے واسطے تمہیں لعن طعن کریں اور ستائیں اور ہر طرح کی بُری باتیں جھوٹ سے تمہارے حق میں کہیں خوش ہو اور خوشی کرو وغیرہ۔ متی ۵-۱۱ ✤ از مخزن المسیحی

اخبارات ملکی و ولایتی

ٹرکی وزرائے سلطنت نے سلطان سے درخواست کی ہے کہ پانچ کروڑ روپے خزانۂ سلطنت سے سپاہ وغیرہ کی تنخواہوں تقسیم کرنے کے لئے دیں اور فہرست ملازمان میں بقدر ایک کروڑ روپیہ سالانہ کے تخفیف کریں۔ اُنکی درخواست ہے کہ ایک پارلیمنٹ مقرر ہو اور وزیر صیغۂ مال کوٹی پور میں شخص مقرر ہو۔ خلیل پاشا وزیر صیغہ ریاستہائے غیر مقرر ہوئے ہیں۔ مدحت پاشا وزیر اعظم مقرر ہوئے ہیں۔ اور صادق پاشا کو وزارت صیغۂ مال کا عہدہ ملا ہے ✤

کیفیت بارش سررشتہ زراعت سے ۲۰ جون تک مندرجہ ذیل کیفیت بسنت فصل اور موسم کی مشتہر ہوئی ہے۔ مدراس کے تمام اضلاع سے خفیف بارش کے ہونے کی خبر آئی ہے فصل کے آثار اچھے ہیں۔ میسور اور کرگ میں بارش نہیں ہے۔ بمبئی پریزیڈنسی میں صرف اضلاع بیلگام اور دھاروار میں بارش ہوئی اور کسیقدر بڑوچ میں ہوئی سینہ کی علی العموم ضرورت ہے تمام اضلاع متوسط سے خفیف بارش کے ہونے کی خبر آئی ہے اور فصل خریف کیواسطے تیاریاں ہو رہی ہیں راجپوتانہ میں بھی کسیقدر بارش ہوئی ہے مگر سنٹرل انڈیا اور راجپوتانہ کے اور کسی مقام میں بارش نہیں ہوئی بنگالہ میں اس ہفتہ میں ضلع ندیا اور بانکورا اور بیربھوم اور بلاسور کے تمام اضلاع میں بارش ہوئی ہے۔ قسمت بھاگل پور اور پٹنہ میں اور چھوٹا ناگپور میں قلیل بارش ہوئی اور جہاں کہیں بارش ہو گئی ہے وہاں زراعت کے کاروبار جاری ہیں آسام میں برابر عمدہ بارش



ہوتی ہی ہو وہ وہاں آثار اچھے ہیں اضلاع شمال و مغرب میں غازیہ
ورالہ آباد اور آگرہ میں بارش ہوئی اور کمایون سے بھی بارشکی
خبر آئی ہے باقی کہیں بارش نہیں ہوئی۔ اودہ میں بارش نہیں
ہوئی پنجاب سے لاہور اور راولپنڈی اور پشاور میں بارشکے
ہونے کی خبر آئی ہے اور وہاں فصل کے آثار اچھے ہیں +

انتظام سرحد سندھ اور پنجاب کے جدید انتظام کی خبر ہو مگر
ابھی تک یہہ کوئی خبر نہیں ہے کہ افغانستان کے بارے میں کوئی
جدید انتظام کیا جاوے۔ جو انتظام کیا جاویگا وہ اس غرض
سے کہ جس سے عظمت و شوکت انگلستان کی زیادہ ہو +

برلن سے یہہ خبر آئی کہ نئی سلطان کی تخت نشینی کی وجہ سے
ٹرکی کو شمالی سلطنتوں کے ساتھ نیا معاہدہ کرنا پڑیگا +

شہنشاہ ولیم پروشیا واسطے ملاقات شہنشاہ روس کے
مقام ایلس کو گئے ہیں اور اس سے یہہ خیال کیا گیا ہو کہ جو
کارروائی حال میں ہوئی ہو وہ روکی جاوے +

سورت کے ہندوستانی باشندوں نے بھی ہندوستانی
کارخانوں کو ترقی دینے کیواسطے ایک ایسوسی ایشن مثل انکے
قایم کی ہے جو پونا۔ احمداباد۔ بروچ اور راجکوٹ میں قایم کی گئی
ہیں چنانچہ سورت کی ایسوسی ایشن میں بالفعل چار سو سے زیادہ
حصہ دار ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ جسطرح اور ایسوسی ایشنونکو
ترقی ہوئی ہے اُسیطرح اسکو بھی ہوگی +

حادثہ دہلی گزٹ انگریزی نمبر ۱۳۴ میں یہہ افسوسناک حادثہ
درج ہے کہ فیروزپور کے میگزین میں کائمڈ اکر مسٹر جانسٹن صاحب
سپرنٹنڈنٹ کام کرنیوالے آدمیوں کی نگرانی کر رہے تھے کہ
میگزین کی باروت یکایک اُڑی جس کے صدمہ سے صاحب
موصوف مر گئے۔ اکثر سنا گیا کہ دفعتًا باروت میں بناتے وقت
خودبخود آگ لگ جاتی ہے اس سے سخت صدمہ پہنچتا ہے اگر
اسکا تدارک کر لیا جاوے تو بہتر ہو +

روم ۱۶ ماہ حال کی شب کو قسطنطنیہ دار الخلافہ روم میں جبکہ
کونسل میں وزرا لوگ جمع ہوئے تھے حضرت پاشا وزیر اعظم نوکے
ساتھ ایک افسر ملازم سلطنت روم جو حال میں موقوف ہوا تھا کونسل
میں داخل ہوا یہہ شخص ریوالور تیجہ لیئے ہوا تھا اور یکایک اُسنے
حسن پاشا وزیر امورات جنگ اور رشید پاشا وزیر امورات
ریاست غیر کو جان سے مار ڈالا اور قیصری وزیر امورات بحریکو
سخت زخمی کیا علاوہ ان لوگوں کے اُسنے وزیر اعظم کے ایک
مصاحب اور ایک نوکر کو بھی ہلاک کیا۔ قاتل گرفتار ہو گیا +
اور پھانسی دیا گیا +

مرو سے خبر آئی کہ تیس ہزار ترکمانوں نے یہاں جمع ہو کر یہہ ارادہ
کیا ہے کہ افغانوں سے مدد لیکر روسیوں پر جہاد کرنا چاہیئے ملک
روس میں کئی ایک انگریز مسافر چلے گئے ہیں چنانچہ جناب گورنمنٹ
روس نے حکم دیا ہے کہ جو مسافر کہیں سے یہاں آوے وہ اپنے
ملک کے ایلچی کو اطلاع دے تاکہ وہ ایلچی اُس مسافر کے چال چلن
کا ذمہ وار سمجھا جاوے +

بغداد۔ بغداد میں بباعث وبا ہیضہ کے ۹۰ آدمی اور
مقام امام موسیٰ میں ۲۰ اور نجف میں ۱۰ آدمی مرے اور شہر موصل
میں امن ہے اور کسی نوع کی بیماری پیدا نہیں ہوئی ۔ از کشف الاخبار

شاہزادہ اخبار انڈین مرر سے واضح ہوا کہ انگلستان میں یہہ
افواہ ہے کہ شاہزادہ ڈیوک آف کانٹ پرنس آرتھر بہادر غالبًا ہندوستانکی
سیر کیواسطے تشریف لاینگے اگر یہہ خبر صحیح ہے تو ہندوستان کو خوش
ہونا چاہئے کہ ایک اور عمدہ موقع اظہار خلوص عقیدت کا حاصل ہوگا

قلات روز بروز عمدہ خبریں میجر سنڈیمن صاحب کی کارروائی
کی آتی جاتی ہیں۔ اب خان قلات میجر صاحب کی ملاقات کیواسطے
مقام مستنگ میں آنیوالے ہیں یقین ہے کہ اس ملاقات سے کل باتوںکا
فیصلہ ہو جاوے جس مقام پر آجکل لشکر پڑا ہوا ہے وہاں کی آب و ہوا
نہایت عمدہ ہے اور آجکل تو وہاں بالکل گرمی نہیں ہے جسقدر میجر
صاحب یہاں رہینگے اُسیقدر انکو فایدہ ہوگا کیونکہ جانبسے تمام قلات میں امن و امان ہے

بڑودہ کہا بائی دختر ملہار راؤ کے یہاں فرزند نرینہ پیدا ہوا بڑودہ
میں اس بات کی بڑی خوشی ہوئی بلکہ سیاجی راؤ گیکواڑ بڑودہ دیوان
کے ساتھ مکان کہا بائی پر واسطے مبارکباد کے گئے اور صاحب
رزیڈنٹ بھی تشریف لائے +

لندن ہوس آف کامنز میں مسٹر ہنری ہیولاک صاحب نے
اُمنی کو دربارہ فوج ہندوستانی کے تذکرہ کیا اور فرمایا کہ فی الحال
جب چاہئے اسطرحکا انتظام فوج کا نہیں ہو سکتا ہے۔ البتہ کسیقدر
ہو سکتا ہے اور یہہ وعدہ کیا ہے کہ جسوقت کوئی بات تجویز کر کے
منقح کرا دیجائیگی اُسوقت پارلیمنٹ کو اطلاع دیجائیگی ہمیں لوگونکو
یہہ اُمید تھی کہ پندرہ روز کے عرصہ میں جو جو باتیں غور طلب ہیں
اُس میں غور کر کے جو بات منظور ہوگی وہ قرار پا کر اطلاع ہو جاویگی +

مڈی صاحب جواب لکھتے ہیں کہ حاکم جزائر فرانس مغربی نے ہزار گرام
وزن مڈی سوکھا کر اور نمکین کر کے بطور امتحان کے پیرس کو واسطے
بھجوائی ہیں کہ وہ بجائے چھوٹی خشک مچھلی کے جسکو سردین بولتے
ہیں اور کھانے میں نمکین ہوتی ہے کھانے میں آوے چونکہ اس قسم
کی مچھلی گران قیمت ہوتی ہے اور فرانس میں اسکی بڑی قدر ہے اور
لوگ خوشی سے کھاتے ہیں اسلئے اُسکے عوض میں یہہ مڈیاں نمکین
تیار کی گئی ہیں کہتے ہیں کہ فرانسیسیوں نے انکو پسند کیا ہے جس سے
یقین ہے کہ اب انکی زیادہ زیادہ خواہش ہوگی پہلے کسی زمانے میں
مڈی شہد کے ساتھ کھایا کرتے تھے مگر اب بجائے سردین مچھلی
کے نمکین کر کے کھایا کرینگے +

مدرسہ صنعت جو مدرسہ فنون و دستکاری کی تعلیم کے
لئے بہار میں قایم ہونیوالا ہے اُسکے آثار اب اچھے معلوم ہوتے ہیں
یعنے وہاں کے اخبار سے معلوم ہوا کہ جسقدر چندہ کا اب وعدہ کیا
گیا ہے اور جسکی ابتک اُمید ہے اُسکی تعداد کل دو لاکھ ۹۰ ہزار پانسو
اسی روپیہ ہے جسمیں سے قریب پانچسو ہزار پانسو اسی روپیہ
کے عالی جناب شہزادہ ویلز کی تواضع میں صرف ہوئے اب
مدرسہ کے واسطے دو لاکھ روپیہ باقی ہیں۔ اس میں سے پچاس

ہزار روپیہ مکان کیواسطے علیحدہ کر دئے گئے ہیں اور ایک لاکھ بچاس ہزار باقی رہجاوے گا۔ علاوہ اسکے ایک رقم ۳۲ ہزار روپیہ کی ہے جو دربنگا میں لارڈ نارتھبروک صاحب کی تشریف آوری کی یادگار قایم کرنیکے واسطے جمع کئے گئے تھے مگر چونکہ جناب محتشم الیہ نے یہہ خواہش ظاہر فرمائی کہ یہہ روپیہ کسی مفید کام میں صرف کیا جائے اسوجہ سے وہ کمیٹی کے سپرد کیا گیا تاکہ مدرسہ فنون ودستکاری کے مقاصد میں صرف کیا جائے +

آمدنی ریل ہندوستان کی آہنی سڑکوں پر [illegible] کی پہلی ششماہی میں مبلغ دو کروڑ ستائیس لاکھ چھیاسٹھ ہزار نوسو ستر روپیہ کی آمدنی بمقابلہ ششماہی سال گذشتہ کے ہوئے جبکہ اس آمدنی کی تعداد دو کروڑ تیرہ لاکھ چھتیس ہزار دوسو ساٹھ روپیہ تھی اور چھہ ہزار پانسو چھیانوے میل نئی سڑک کے مقابلہ چھہ ہزار دوسو تئیس میل کے تیار ہوئی تھی اور اوسط آمدنی فی میل دوسو تریسٹھ روپیہ بمقابلہ دوسو باسٹھ روپیہ کے ہوئی +

سرکاری قرضہ مسٹر فلسٹ صاحب نے دربار عام میں اس مضمون کی ایک اطلاع پیش کی ہے کہ جسوقت میں یہہ تحریک کرونگا کہ جو اضافہ ہمیشہ ہندوستان کے سرکاری قرضہ میں ہوتا رہتا ہے اُس کو دیکھ کر دربار عام کو بڑا اندیشہ معلوم ہوتا ہے اور دربار موصوف کی یہہ رائے ہے کہ جو سخت نقصان چاندی کی قیمت کے گھٹ جانے سے ہوا ہے اور آیندہ ہوگا اُسکے لحاظ سے یہہ امر معلوم ہوتا ہے کہ ایسا کوئی سرکاری کام شروع نکیا جاوے جس کے سبب سے نئے قرضہ کے لینے کی ضرورت پڑے اور ہندوستان کے محاصل کا خاطر خواہ انتظام کرنے کی غرض سے لازم ہے کہ آیندہ سے معمولی اور غیر معمولی کاموں کے خرچ کے درمیان کچھہ امتیاز کیا جاوے +

شاہزادہ فرانس کا ارادہ ہے کہ امریکہ اور اُن مقامات کی سیر کریں جہاں کہ اُنکے باپ رہے ہیں۔ امریکہ میں طرح طرح کی تبدیلیاں ہو رہی ہیں تاکہ عمدہ صورت سے اُنکا استقبال کیا جاوے +

لودیانہ

کچھہ عرصہ ہوا کہ شہر کے بیر محلوں کی اس شکایت پر کہ خانگیاں وطوایفان شارع عاموں اور گذرگاہوں ومحلوں کے درمیان بلا شرم وحیا کے نشت وبرخاست کرتی ہیں جس سے اشراف مرد وعورت کو تکلیف بیحیائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے میران میونسپل کمیٹی نے توجہ فرمائی تھی اور حکم دیا تھا کہ چند اضلاع پنجاب سے اس بارے میں کیفیت طلب ہو کہ وہاں اس فرقہ بدکردار و نابنجار کے ساتھہ کیا عمل درآمد کیا جاتا ہے چنانچہ وہاں سے رپوٹیں آگئیں ہیں۔ پرسوں میونسپل کمیٹی کے اجلاس میں ان رپوٹوں پر لحاظ کیا گیا بعد اتفاق رائے کے یہہ امر قرار پایا کہ ایک سب کمیٹی مقرر کیجاوے تاکہ اجلاس آیندہ میں اپنی تجاویز جو مناسب انسداد اس فرقہ کے ہوں رپوٹ کرے +

اب ہم یقین کرتے ہیں کہ ضرور صاحبان میونسپل کمیٹی اس بارے میں سعی کامل مبذول فرماوینگے کہ خانگیان وطوایفان باہر کھلے طور سے نہ بیٹھیں اور خاص خاص گلی کوچوں میں نہ رہنے پاویں چلتے آدمیوں کو اشارہ وکنایہ کرکے نہ بولاویں۔ بدمعاشوں کا جمگھٹ نہ رہنے دیا کریں غرضکہ جہانتک ممکن ہو بندوبست کیا جاوے +

میونسپل کمیٹی نے حسب تحریک جناب نواب علی محمد خانصاحب کی اس بات پر لحاظ کیا کہ واپسی مال کا محصول چونگی بہت کم واپس ہوتا ہے یہانتک کہ ایک سال میں صرف دوسو روپیہ واپس ہوا تھا یہانتک اسپر بھی کبھی بحث مباحثہ ہوکر کچھہ حکم صادر ہوگا +

محلہ موچپورہ میں ایک مکان کو آگ لگی مع چھت کے تمام ہوا مگر خیر گذری کہ زیادہ نہ بھڑکی +

اس ہفتہ میں ایک مرتبہ تقاطر ہوا جس سے قدرے خنکی ہوگئی ہے +

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

مطبوعہ ۲۳ جون [illegible]

نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب یکم اپریل [illegible] سے بجائے لفٹنٹ کرنیل پی میکسول صاحب کے جو خانہ نشین ہوئے ہیں ترقیات مندرجہ ذیل فرماتے ہیں +

مسٹر ایچ ای پرکنس صاحب ڈپٹی کمشنر جماعت دویم سے ڈپٹی کمشنری جماعت اول پر +

لفٹنٹ کرنیل ایف جی مر صاحب ڈپٹی کمشنر جماعت سیوم سے ڈپٹی کمشنری جماعت دویم پر +

میجر ای پی گروٹن صاحب اسسٹنٹ کمشنر جماعت اول سے ڈپٹی کمشنری جماعت سیوم پر +

مسٹر جی ایم اوجلیو صاحب اسسٹنٹ کمشنر جماعت دویم سے اسسٹنٹ کمشنری جماعت اول پر +

مسٹر الیف ڈی اوبلک صاحب اسسٹنٹ کمشنر جماعت سیوم سے اسسٹنٹ کمشنری جماعت دویم پر +

نواب لفٹنٹ گورنر بہادر یکم مئی [illegible] سے بجائے لفٹنٹ کرنیل ایچ پی آرمسٹن صاحب کے جو خانہ نشین ہوگئے ہیں ترقیات مندرجہ ذیل فرماتے ہیں +

لفٹنٹ کرنیل جی اے بی پرسنز صاحب ڈپٹی کمشنر جماعت دویم سے ڈپٹی کمشنری جماعت اول پر +

میجر ای ایل اومنی صاحب ڈپٹی کمشنر جماعت سیوم سے ڈپٹی کمشنری جماعت دویم پر +

مسٹر جی ای ویک فیلڈ صاحب اسسٹنٹ کمشنر جماعت اول سے ڈپٹی کمشنری جماعت سیوم پر +

مسٹر جی اسمتھ صاحب اسسٹنٹ کمشنر جماعت دویم سے اسسٹنٹ کمشنری جماعت اول پر +

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا